Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۴۰ | مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۷ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلفِ اکبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر ایک بڑا پھوڑا نکلا ہوا ہی جس کی وجہ سے تین روز آپ کو سخت تکلیف رہی۔ ۲۹ ستمبر نور ہاسپٹل میں پھوڑے کا اپریشن کیا گیا۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب ۲۵ ستمبر پیشاب کی سوزش اور بندش کی وجہ سے بیمار ہوگئے۔ پیشاب ربڑ کی نلکی سے نکالنا پڑا۔ پہلے بھی دو دفعہ آپ پر اس مرض کا حملہ ہو چکا ہے۔ احباب دعا صحت کریں۔

۲۸ ستمبر مولوی ابوبکر ایوب صاحب سماٹری تقریباً دس سال قادیان میں تعلیم حاصل کرنے اور مولوی فاضل کی ڈگری پانے کے بعد اپنے ملک سماٹرا روانہ ہوئے۔ مولانا شیر علی صاحب اور دوسرے اصحاب نے سٹیشن پر الوداع کہی۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو اپنے ملک میں خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔

کشمیر میں کیا ہو رہا ہے

سرینگر ۲۶ ستمبر۔ مسلمانوں کے چند ایک اور لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ شہر پر فوج کا قبضہ ہے۔ مہاراجہ بہادر نے ایک خاص اعلان کے ذریعہ تمام اختیارات فوج اور پولیس کو دے دیئے ہیں۔ تین سپیشل ججوں پر مشتمل ایک بنچ بنا دیا گیا ہے۔ جو دفعہ ۴۴ اور سپیشل نوٹیفکیشن کی خلاف ورزی کرنے والوں کے مقدمات کا فیصلہ کریگا۔ سوائے یورپین سیاحوں کے کسی کو باہر نہیں جانے دیا جاتا۔ ڈاکخانے میں تار نہیں لئے جاتے۔ خطوط کی نگرانی کی جاتی ہے۔ جامع مسجد کے قریب ریاستی جھنڈا نصب کر کے نماز پڑھنے کیلئے آنے والے مسلمانوں کو جبراً اس کی سلامی کرائی گئی۔ اور جنہوں نے سلام کرنے سے انکار کیا۔ ان کو مارا پیٹا گیا۔ ٹکٹکی لگا دی گئی۔ ہے۔ اور سُنا گیا ہے۔ بعض مسلمانوں کو اس کے ساتھ باندھ کر سزا بھی دی گئی ہے۔ ہندو اخبارات کا بیان ہے۔ کہ ایک عجیب و غریب انسان پھر نمودار ہو گیا ہے۔ جو حکومت کو انتہائی تشدد کی تلقین کر رہا اور اس وقت تک کے حالات سے زیادہ خوفناک حالت کی پیشگوئی کر رہا ہے۔ ہر راہ رو کو ملٹری کے آدمیوں کو سلام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ٹھاکر کرتار سنگھ گورنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو شخص دوکان نہ کھولیگا۔ اسے چھ ماہ کی قید کی سزا اور تیس بید لگائے جائینگے۔ پنڈتوں میں بھی حکومت کے خلاف بے چینی پائی جاتی ہے۔ اور وہ ان مظالم پر درد محسوس کر رہے ہیں۔ جن کا شکار مسلمانوں کو بنایا جا رہا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مشن لنڈن کے تبلیغی کوائف

ہفتہ مختتمہ ۳۰ اگست خاکسار نے لنڈن مسجد میں پہلا ہفتہ گزارا۔ اتوار کے دن باوجودیکہ میرے آنے کی اطلاع تمام احباب کو نہ دی جا سکی تھی۔ امید سے بڑھ کر احباب آئے۔ ہمارے ہندوستانی بھائی بھی تھے۔ اور یہاں کے لوگ بھی بعض نے ظہر کی نماز میں بھی شمولیت کی۔ اور بعض بعد میں پہنچے۔ کل تعداد ۲۵ کے قریب تھی۔ ظہر کی نماز اور چائے سے فراغت پانے کے بعد مکرم محترم جناب خان صاحب فرزند علی صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ اور آیت کریمہ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الآیہ کی تفسیر کی جس کو انگریز مسلمان بھی نہایت توجہ سے سنتے رہے۔ اس کے بعد جناب خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا درس دیا۔ اور بعد میں اس سوال کو اٹھا کر جواب دیا۔ کہ اگر دعا قبول ہوتی ہے۔ تو تقدیر اور انسان کی موت کا وقت مقرر ہونے کی کیا حقیقت ہے۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ چونکہ عالم الغیب ہے۔ وہ پہلے ہی جانتا ہے۔ کہ کون سے واقعات پیش آئیںگے۔ اس لئے تقدیر وہی ہے۔ جو بعد کے حالات کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے مقرر ہو۔

درس ختم کرنے کے بعد جناب خان صاحب نے نومسلموں سے میرا تعارف کرایا۔ اور پھر دعا پر درس ختم کیا گیا۔

نومسلموں کو قرآن کریم کا سبق

اس کے بعد نومسلموں کو قرآن مجید اور نماز کا سبق دیا۔ نومسلموں نے پچھلا سبق سنا کر آگے سبق لیا۔ میری طبیعت پر بہت زیادہ اثر کرنے والی چیز وہ قرأت تھی۔ جو دو تین نومسلموں نے نہایت عمدگی سے کی۔

ایک کمسن نومسلمہ

مسٹر اینڈرسن جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور اتوار کو بھی آئے۔ ان کی لڑکی جس کی عمر قریباً ۱۴ سال کی ہوگی۔ وہ بھی ساتھ تھی۔ اس کو اسلام سے عجیب محبت اور الفت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ بچپن کے متعلق سنا ہے۔ کہ جب اس کو والدین گرجا جانے کے لئے کہتے۔ تو وہ انکار کر دیا کرتی تھی۔ لیکن جب مسجد کا اس کو علم ہوا۔ تو یہاں خوشی سے آتی۔ اور والدین کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئی۔

اس کی دو بڑی بہنیں ابھی تک مسلمان نہیں ہوئیں۔ وہ بھی اتوار کو آئی تھیں۔ انہیں تبلیغ کی گئی۔ چھوٹی لڑکی کا مسلمان ہو جانا اور پھر اسلام سے بہت محبت کرنا۔ سبق کو خوب یاد کرنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ بالکل صحیح اور درست ہے۔ سبق کے بعد عصر کی نماز ادا کی گئی۔ جس میں نومسلم بھی شامل تھے۔ کام ختم نہیں ہوا تھا۔ اس لئے نماز کے بعد بھی سبق دیئے گئے۔ اور بعض نے مغرب کی نماز بھی ہمارے ساتھ ادا کی۔

علیگڈھ یونیورسٹی کے رجسٹرار صاحب

اس ہفتہ علیگڈھ یونیورسٹی کے رجسٹرار مسٹر فخرالدین احمد صاحب ایم۔ اے مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ بہت دیر تک جناب خان صاحب سے ان کی گفتگو ہوتی رہی۔ اور ایک گہرا اثر لیکر گئے۔ ہمارے کام کی تعریف کرتے تھے خصوصاً اس حال میں جبکہ خان صاحب نے یہ واضح کر دیا۔ کہ ہم جس چیز کو حقیقی اسلام سمجھتے ہیں۔ اس کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایک حقیقی مسلمان کے لئے یہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خود جس چیز کو مدارِ نجات یقین کرے۔ دوسروں کے سامنے پیش نہ کرے۔

اسلام پر لیکچر

ہفتہ مختتمہ ۲۷ اگست میں Southend کی ورٹری کلب میں جناب خان صاحب کا لیکچر اسلام پر ہوا۔ شیخ نور محمد صاحب ڈپٹی کمشنر اور چودھری محمد لطیف صاحب جج بھی ساتھ تھے۔ شیخ صاحب نے جو غیر احمدی ہیں۔ لیکچر بہت پسند کیا۔ ۲۷ اگست مسجد کی مرمت شروع ہوئی۔ مسجد کے کتبہ کے حروف جو مِٹ رہے تھے۔ تازہ کر دیئے گئے ہیں۔

ایک پادری صاحب سے گفتگو

جناب خان صاحب کی ایک پادری سے ایک Sea Side مقام پر ملاقات ہوئی۔ اس سے اسلام کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ چنانچہ اس نے دعوت دی۔ اور تقریر کے لئے کہا۔ جس کو منظور کیا گیا ہے۔ اکتوبر کے وسط میں انشاء اللہ وہاں لیکچر دیا جائے گا۔

اس ہفتہ کے دوران میں مسٹر ناصر نومسلم کے ہاں جناب خان صاحب مجھے بھی لے گئے۔ وہاں کافی دیر تک ہم ٹھہرے مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ وہ شخص اسلام سے بہت محبت کرنے والا ہے۔ اس کے ہاں ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام اس نے اسد اللہ رکھا۔ کیونکہ اس خاندان کو چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر سے بہت محبت ہے ہم نے مغرب اور عشاء کی نماز ان کے گھر میں ہی ادا کی۔ وہ میاں بیوی دونوں نماز میں شامل ہوئے۔

نومسلموں کی تعلیم و تربیت

ہفتہ مختتمہ ۹/۱۳۔ امین مسٹر عمر [illegible] اتوار کی حاضری کے علاوہ بدھ کے دن بھی آئے۔ اور درود شریف کا سبق سنا کر آگے قرآن مجید کی ایک دعا کا سبق لیا۔ چونکہ وہ دو ہفتہ کی رخصت پر لنڈن سے باہر جا رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے اسلام کے متعلق تبلیغی اشتہار خود ہی طلب کئے۔ جو انکو دیئے گئے۔

اتوار کے دن بیس سے زائد حاضری تھی۔ ۳ بجے ظہر کی نماز ادا کی گئی۔ اور ۵ بجے پہلے قرآن کریم کا درس جناب خانصاحب نے دیا۔ اس کے بعد عصر کی نماز ادا کی گئی۔ اور پھر جناب خان صاحب نے نومسلموں سے انفرادی ملاقات کی۔ اور سبق پڑھائے۔ اس اتوار کو مسز جمیلہ شاہ بھی معہ اپنے دونوں بچوں کے آئی یہ بچے ایک مسلمان کے ہیں۔ جو فوت ہو چکا ہے۔ بچوں کی والدہ کا ارادہ ہے۔ کہ اسلامی طریق پر ان کی تعلیم و تربیت ہو۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی آمد

اس ہفتہ میں جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب لنڈن پہنچے۔ ان کے استقبال کے لئے مکرم خان صاحب۔ خاکسار۔ چودھری محمد لطیف صاحب۔ مسٹر عبدالعزیز اسمٰعیل صاحب بابو عزیز الدین صاحب۔ مسٹر عبدالرشید صاحب اور مینکس فیملی و چودھری محمد صادق صاحب سٹیشن پر موجود تھے۔ بعض اور انگریز بھی تھے۔

(خاکسار:۔ محمد یار مولوی فاضل نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن)

مسلمانانِ کشمیر کی حمایت میں مسلمانانِ مسوری کا جلسہ

۲۸ ستمبر۔ ارشاد علی خانصاحب سکرٹری لوکل کشمیر کمیٹی مسوری سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کل شب لوکل کشمیر کمیٹی کے زیر اہتمام مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہر طبقہ و خیال کے مسلمان شریک تھے۔ چودھری محمد ابراہیم صاحب کی صدارت میں سید عبدالحی صاحب امجدی اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریریں کیں۔ جن میں کشمیر کے موجودہ حالات بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کی اپیل کی۔ خاکسار نے حسب ذیل ریزولیوشنز پیش کئے۔ جو متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ (۱) کشمیر میں مسلمانوں پر مسلسل تشدد اور گولی چلنے کے موجودہ واقعات پر جس سے سینکڑوں ہلاک اور ہزاروں مجروح ہوئے ہیں۔ مسلمانانِ مسوری دلی نفرت و رنج کا اظہار کرتے ہوئے انکے خلاف پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ حکومت ہند کشمیر کے بے بس مسلمانوں کے معاملہ میں جس سرد مہری کا ثبوت دے رہی ہے۔ وہ بیحد مایوس کن ہے۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ حکومت ہند کی سیادت کے ہوتے ہوئے ڈوگرا راج ایسے وحشیانہ مظالم کسطرح کر رہا ہے اور انسانیت کے نام پر حکومت ہند سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ فوراً مداخلت کرے۔ اور کشمیر کے غریب مسلمانوں کو اس ظلم عظیم سے بچائے۔ (۲) خدا اور اس کے نام پر ہم ہندوستان کے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس نازک موقعہ پر باہمی اختلافات کو خیرباد کہدیں۔ اور متحد

232

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۰ | قادیان دارالامان مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

مظلومین کشمیر کے متعلق مسلمانانِ ہندوستان اپنا فرض ادا کریں

ہندوستان کے ہر شہر سے آواز اُٹھائی جائے

ہر جگہ ریلیف کیلئے چندہ جمع کیا جائے

پنجاب اور صوبہ سرحد میں رضاکار بھرتی کئے جائیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

ریاست کے تشدد پر اظہار مذمت

کشمیر کی تازہ خبروں نے تمام مہذب دنیا کو حیران وششدر کر دیا ہے۔ باوجود عارضی سمجھوتہ کے ریاست نے مسلمانوں کے کئی مقتدر لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور جو لوگ اس فعل پر اظہار ناراضگی کرنے کے لئے جمع ہوئے انہیں گولی کا نشانہ بنا کر بہت سے آدمی قتل اور زخمی کر دیئے گئے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ ہندوستان کے ہر گوشہ سے ریاست کے اس فعل پر اظہار مذمت ہو۔ تاکہ ریاست کو معلوم ہو جائے۔ کہ ریاست کے باہر کے مسلمان اپنے بھائیوں کے درد میں شریک ہیں۔ پس میں ہر اک انجمن سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس فعل پر مذمت کا ووٹ پاس کر کے ریاست کو اطلاع دے ؛

مسلمان لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ

اسی طرح چاہیئے۔ کہ جناب وائسرائے سے اپیل کی جائے۔ کہ وہ دخل دیکر مسلم لیڈروں کو قید سے چھڑائیں۔ تاکہ مسلمانانِ کشمیر اپنے مطالبات پیش کر سکیں۔ جب تک مسلم لیڈر نہ چھوڑے جائینگے۔ مسلمان اپنے مطالبات پیش نہ کرینگے۔ اور اگر کوئی شخص بغیر اس کے سمجھوتہ کریگا۔ تو قومی غدار سمجھا جائیگا۔

کشمیر کے مظلومین کی امداد کی ضرورت

اسی طرح ضرورت ہے۔ کہ کشمیر کے مظلوموں کی امداد کیلئے ہر جگہ پر چندہ جمع کیا جائے۔ منہ کی ہمدردی کچھ چیز نہیں۔ جان تو بڑی چیز ہے۔ پہلے کچھ قربانی کر کے دکھانی چاہیئے۔ تاکہ اہل کشمیر کو یقین آ سکے۔ کہ ہمارے ہندوستانی بھائی ہم سے سچی ہمدردی رکھتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ باوجود بار بار توجہ دلانے کے کل اڑھائی ہزار روپیہ کے قریب چندہ ہوا ہے۔ جس کا اکثر حصہ ختم ہو چکا ہے حالانکہ جس طرح جلدی جلدی کشمیر میں حادثات ہو رہے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کے لئے ہزاروں روپیہ ماہوار امداد کی ضرورت ہے۔ اگر ہندوستان کے مسلمان بیواؤں۔ یتیموں اور زخمیوں کی امداد کے لئے روپیہ نہ بھیج سکیں گے۔ تو مسلمانوں کے دشمنوں کو یقین ہو جائیگا۔ کہ مسلمانوں کو ایک ایک کر کے مار لینا آسان کام ہے۔ پس میری ہر اس شخص سے جس تک میرا یہ اعلان پہنچے۔ درخواست ہے۔ کہ اپنے علاقہ میں اس غرض کے لئے چندہ کر کے مسلم بنک آف انڈیا لاہور کے نام پر ارسال کر دے۔ اور کوپن پر لکھ دے۔ کہ یہ روپیہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے حساب میں جمع کیا جائے۔ اس وقت کی ذراسی سستی کشمیر کے لوگوں کے لئے سخت تباہی کا موجب ہوگی۔ پس اگر بھکاریوں کی طرح دروازوں پر بھیک مانگ کر بھی چندہ جمع کرنا پڑے۔ تو چندہ کریں۔ اور جلد ارسال کریں۔ اس وقت تک شہروں میں سے صرف شملہ۔ مری۔ سیالکوٹ۔ رائی کھیت اور قادیان نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ باقی شہر یا بالکل خاموش ہیں۔ یا بہت کم توجہ انہوں نے کی ہے۔ حالانکہ یہ وقت سُستی کا نہیں ہے۔

یاد رہے۔ کہ اگر کوئی رقم اس تحریک کے ختم ہونے پر بچ رہی۔ تو وہ کشمیر مسلم کالج یا کشمیری مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم یا کسی اور ایسے کام پر جوان کے فائدہ کا ہو۔ انہیں سے مشورہ لے کر خرچ کی جائے گی۔

رضا کاروں کی ضرورت

چونکہ اس کام کے لئے رضا کاروں کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے فیصلے کے مطابق اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو لوگ اپنے آپ کو ہر قسم کی تکلیف میں ڈال کر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور پیدل سفر اور بھوک پیاس کی تکلیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نیک کام میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ جلد اپنے نام آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے دفتر میں رجسٹر کرا دیں ہر شخص کو کم سے کم ایک ماہ کے لئے وقف کرنا ہوگا۔ اور جس وقت آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے اطلاع جائے۔ فوراً حاضر ہونا ہوگا۔ جو کام ان سے لیا جائے گا آئینی ہوگا۔ لیکن ضروری نہیں۔ کہ ریاست کا نقطۂ نگاہ ہم سے متفق ہو۔ اِس لئے جو لوگ اپنے آپ کو پیش کریں۔ وہ اس امر کے لئے بھی تیار رہوں۔ کہ اگر انہیں قید و بند کی سختیاں جھیلنی پڑیں۔ تو وہ گھبرائیں گے نہیں مختلف جگہوں کی لوکل کشمیر کمیٹیاں امید ہے۔ کہ جلد اس طرف توجہ کرینگی ؛

خاکسار

مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانانِ کشمیر پر ریاست کے تازہ مظالم

مسلمان تمام شدائد برداشت کرتے ہوئے پُرامن جدوجہد جاری رکھیں

نہایت ہی رنج اور افسوس کی بات ہے۔ کہ حکومت کشمیر ہندوؤں کی شورہ پشتی اور ہندو اخبارات کے شور و شر سے مرعوب ہو کر پھر تشدد پر اتر آئی ہے۔ اور اب کے تو اس نے وحشت اور بربریت کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ مسلمان نمائندوں نے جب ریاست سے عارضی سمجھوتہ کیا۔ تو ہندو اخبارات میں ان پر یہ الزام لگایا گیا۔ کہ انہوں نے ذاتی مفاد حاصل کر لئے۔ وہ بڑی بڑی رقوم اور دیگر مراعات پا کر مسلمانوں کی نمائندگی سے دست بردار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہاں تک لکھا گیا۔ کہ "عبداللہ جو باغیوں کا سب سے بڑا لیڈر ہے۔ وہ خاص طور پر فائدہ میں رہے گا۔ اسے سرکاری روپیہ پر ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے یورپ بھیجا جائیگا۔ اور مالی امداد دی جائے گی"۔

اِس سے غرض محض یہ تھی۔ کہ مسلمانوں کو اپنے نمائندوں سے بدظن کر دیا جائے۔ اور اس طرح تفرقہ پیدا کر کے اس قابل نہ رہنے دیا جائے۔ کہ وہ اپنے مطالبات پیش کر سکیں۔ یا اپنے حقوق حاصل کر سکیں۔ لیکن جب اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ اور ہماری بروقت کوشش سے مسلمانانِ کشمیر اپنے نمائندوں کے پورے پورے وفادار رہے۔ تو ہندوؤں نے ایک طرف تو مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز تقریروں کا اور حکومت کو ڈرانے دھمکانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور دوسری طرف مسلمان نمائندوں پر غلط اور جھوٹے الزامات لگا کر انہیں گرفتار کرانے کی کوشش کرنے لگے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جہاں ریاستی حکام نے ہندوؤں کی شرارتوں سے کلیتہً اغماض برتا۔ حتےٰ کہ ایک قانون شکن پنڈت کو قانون کی مٹی پلید کرتے دیکھ کر گرفتار کرنے کے بعد بغیر کسی شرط کے فوراً رہا کر دیا۔ اور خلاف قانون ہندو ہجوم کے مطالبہ کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اس کی دھمکیوں پر کوئی نوٹس نہ لیا۔ وہاں مسلمانوں کے محبوب ترین نمائندہ شیخ محمد عبداللہ کو گرفتار کر لیا۔ جبکہ وہ اسلامیہ سکول کے لئے مسلمانوں سے چندہ جمع کر رہے تھے۔ اس کے بعد بیچارے مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ گزری۔ وہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ درج اخبار ہو چکی ہے۔ اور ابھی تک بازار ستم گرم ہے۔

ہمیں مسلمانانِ کشمیر کے ان مصائب اور آلام میں ان سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ ہم ان کے کشت و خون سے بے حد ملول اور رنجیدہ ہیں۔ اور ہم ان کی ہر ممکن خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اِس وقت تک انہوں نے جو حوصلہ اور استقلال دکھایا۔ جس جان نثاری اور فداکاری کا ثبوت دیا۔ جس جرأت اور دلیری کا اظہار کیا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کمی نہ آنے دیں۔ اور کمی آ ہی کس طرح سکتی ہے۔ ظلم و ستم اور جبر و تشدد کے آگے جھکنا اس قوم کے لئے محال ہے جس کا مقصد دنیا سے ظلم کو مٹانا ہے۔ اور جو انتہائی مظلومیت میں بھی ایسے ایسے جاں بازانہ کارنامے سرانجام دے چکی ہے۔ جن کی نظیر نہیں ملسکتی۔

پس برادرانِ کشمیر ریاستی مظالم کی شدت کے مقابلہ میں اپنی پُرامن سرگرمیوں کو اور زیادہ تیز کر دیں۔ اور کسی تکلیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یقین رکھیں۔ کہ آخر ظلم کو ہی سرنگوں ہونا پڑے گا۔ اور مظلوم اپنا مقصد حاصل کر لیں گے۔

اِس موقعہ پر ہم ریاست کے عاقبت نااندیش اور خود فراموش عمال سے بھی یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر وہ فہم و تدبر سے کام لیتے۔ تو ان کے لئے پہلے حادثات ہی یہ بتانے کے لئے کافی تھے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر تشدد اور جبر سے دبائے نہیں جا سکتے۔ اور اس کے بعد آتشیں کھیل کھیلنے کی جرأت نہ کرتے۔ لیکن انہوں نے نہایت ہی تباہ کن عدم تدبر کا ثبوت دیا ہے۔ اب وہ دیکھ لیں گے۔ کہ اس کا نتیجہ ان کے حق میں کس قدر مفید نکلتا ہے۔ اور وہ کب تک اسے جاری رکھ سکتے ہیں ؏

مظلومین ظفروال کو سخت سزا

بڑے رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ظفروال (ضلع گورداسپور) میں جہاں سکھوں نے جبراً مسلمانوں کو مسجد میں اذان دینے اور باجماعت نماز پڑھنے سے روک رکھا تھا۔ اور حکام ضلع کے علاوہ کمشنر صاحب بھی بذاتِ خود مسلمانوں کی مظلومیت اور بے بسی ملاحظہ کر گئے تھے۔ وہاں پچھلے دنوں رات کے وقت سکھوں نے مسجد میں گھس کر اندھیرے میں مسلمانوں پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس میں ایک سکھ زخمی ہو کر بعد میں مر گیا۔ اور مسلمانوں کو بھی چوٹیں آئیں۔ حکام ضلع نے مسلمان افسر تفتیش کو بدل کر ایک ہندو کو مقرر کر دیا۔ آخر پولیس نے چند سکھوں اور مسلمانوں کا چالان کر دیا۔ جائے وقوع کا نقشہ تیار کرنے والا افسر مال ہندو تھا۔ علاقہ کا نائب تحصیلدار ہندو۔ ابتدائی عدالت کا حاکم ہندو۔ اور سشن جج بھی ہندو۔ آخر ۱۹ ستمبر سشن جج صاحب نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ مولوی خیرالدین امام مسجد اور ایک دوسرے شخص نور محمد کو بیس بیس سال قید۔ اور تیسرے شخص میاں لال دین کو سات سال قید بامشقت کی سزا دیدی۔ سکھ سب کے سب بری کر دیئے گئے۔

اس گاؤں کے سکھوں نے نہایت قلیل التعداد اور معمولی پیشہ ور مسلمانوں کو ایک عرصہ سے جن مصائب اور مشکلات میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اور جن سے ضلع کے حکام بھی ناواقف نہیں تھے۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے امید کی جا سکتی تھی۔ کہ مسلمان مظلومین کو بالکل بری کر دیا جائیگا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ بلکہ بے حد سخت سزائے دی گئی۔ اب صرف یہی چارہ کار ہے کہ عدالت عالیہ میں مرافعہ دائر کر کے انصاف حاصل کیا جائے۔ لیکن مشہور مسلمان وکلاء نے باوجود امداد کے لئے اعلانات شائع ہونے کے پہلے جس لاپرواہی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ نہایت افسوس ناک ہے۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے شیخ چراغ الدین صاحب وکیل اور مرزا عبدالحق صاحب احمدی ایڈووکیٹ گورداسپور کو جنہوں نے نہایت کوشش اور سرگرمی سے ان مظلومین کی قانونی طور پر امداد کی۔ لیکن اب ضرورت ہے۔ کہ ہائی کورٹ میں دیگر دردمند اصحاب پیش ہو کر انصاف حاصل کرنے کی کوشش کریں ؏

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

کامل جماعت وہی ہو سکتی ہے جو ہر قسم کی قابلیتیں ظاہر کرے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنی

صفت رب العالمین

بیان کی ہے۔ جس کے بیان کرنے میں خاص حکمتیں ہیں۔ بہت سی روحانی حکمتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنے بندہ کے سامنے اس کا مقصد اس کی پیدائش کی غرض اور اسکی منزل مقصود بیان کی ہے۔ ہم اگر انسانی فطرت پر گہری نگاہ ڈالیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ انسان کے اندر

انواع و اقسام کی قابلیتیں

ہیں۔ جس پیشہ یا جس علم یا فن یا ہنر کی طرف اس نے توجہ کی۔ اسے ایسی ترقیات نصیب ہوئی ہیں۔ کہ دیکھنے والے حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔ روحانیات کی طرف اگر انسان نے قدم اٹھایا۔ تو انبیاء جیسے وجود اس میں پیدا ہوئے فلسفہ کی طرف اگر قدم اٹھایا۔ تو افلاطون جیسے انسان اس میں پیدا ہوئے۔ سائنس کی طرف اگر توجہ کی۔ تو ڈارون اور نیوٹن جیسے انسان پیدا ہوئے۔ غرض جس جس علم کی طرف انسان نے توجہ کی اسکو اپنے

ممکن کمال تک

پہنچا دیا۔ پھر جس وقت لوگ اس خیال میں مبتلا ہو گئے۔ کہ اب دنیا اپنے ممکن کمال کو پہنچ گئی ہے۔ تو کوئی اور ایسا انسان پیدا ہو گیا۔ جس نے پہلی تمام تحقیقاتوں کو پہلا زینہ قرار دے کر مزید ترقیات شروع کر دیں۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت

نئے نئے اسرار

پیدا کرتا ہے۔ اور اس پر حکومت کرنے والا انسان ان کا انکشاف کرتا جاتا ہے۔ گویا یوں معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں دو قدرتیں پیدا کی ہیں۔ جن کے اندر

آنکھ مچولی کا کھیل

کھیلا جا رہا ہے۔ ایک قانون باریک در باریک اسرار پیدا کرتا جاتا ہے۔ اور دوسرا تجسس اور انکشاف میں لگا ہوا ہے ایک قانون یہ ہے۔ کہ اسرار چھپتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ ان کی تلاش کرتا ہے۔ اور اس طرح یہ سارا عالم آنکھ مچولی کی کھیل نظر آتا ہے۔ جسے پنجابی میں لکن میچی کہتے ہیں۔ ایک حصہ پوشیدہ مقامات کو تلاش کر کے وہاں قیام کرتا ہے۔ اور دوسرا اسے کھینچ کر باہر لاتا ہے۔ یہ کھیل پورے شد و مد سے جاری ہے۔ اور اگر کبھی انسان یہ خیال کرے۔ کہ سارے اسرار اب ظاہر ہو چکے ہیں۔ تو دنیا نئے اسرار کے ساتھ سامنے آ جاتی ہے۔ اور اگر دنیا کہتی ہے۔ کہ اب اسرار کو ظاہر کرنے والا کوئی نہیں۔ تو انسان انہیں ننگا کر کے رکھ دیتا ہے۔ یہ

لامتناہی سلسلہ

ہے۔

جب ہم اس نظارہ کو دیکھتے ہیں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے بائیبل کے الفاظ میں اپنے جیسا اور اپنی شکل پر پیدا کیا ہے۔ اور

قرآنی اصطلاح میں

اپنے تقدس کے اظہار اور اپنی صفات کو ظاہر کرنے والا بنایا ہے۔ ایسے وجود کے متعلق یہ خیال کرنا۔ کہ وہ صرف ایک ہی کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ نادانی ہے۔ اگر اسے ایک ہی کام کے لئے پیدا کیا جاتا۔ تو قابلیت بھی ایک ہی قسم کی اس کے اندر ودیعت کی جاتی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔

انسان کے اندر ہزاروں قابلیتیں

ہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ ماحول سے متاثر ہو کر یا عادات کی وجہ سے یا طبعی میلانات کے باعث وہ بعض چیزوں کو بعض پر ترجیح دے لیتا ہے۔ مگر جس طرح بعض علاقہ کی زمینوں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ بعض اجناس پیدا کر سکتی ہیں۔ اور بعض نہیں۔ انسانی دماغ کی یہ حالت نہیں۔ مثلاً بعض ممالک میں گنا نہیں ہوتا۔ اور بعض میں گندم نہیں ہوتی۔ اسی طرح زعفران ہر ملک میں نہیں ہو سکتا۔ یہی حال زیرہ الائچی وغیرہ کا ہے۔ یہ تو زمینوں کا حال ہے۔ مگر انسانی دماغ کو خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے۔ کہ سوائے پاگل کے یا چوٹ وغیرہ کے باعث کسی قسم کا نقص پیدا ہو جانے کے وہ

ہر قسم کی کھیتی

پیدا کر سکتا ہے۔ یہ تو ممکن ہے۔ کہ بعض مخصوص حالات کی بنا پر ایک چیز ناقص پیدا ہو۔ اور دوسری اچھی۔ مگر ہو سب سکتی ہیں۔ اور سب کو اگانے کی استعداد اس کے اندر رکھی گئی ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ ایک بچے کو لٹریری لوگوں کی صحبت میسر آتی ہے۔ اور اسے

زبان دانی کا چسکہ

پڑ جاتا ہے۔ اس لئے وہ ادبی قابلیت میں بڑھ جاتا ہے۔ اور حساب میں کمال حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کا دماغ حساب دانی کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اگر ادبی مذاق رکھنے والوں کی بجائے اسے حساب دانوں میں رہنے کا موقعہ ملتا۔ تو وہ علم ادب کی طرف توجہ کرنے کی بجائے حساب میں منہمک ہو جاتا۔ اور اسی میں کمال حاصل کر لیتا۔ ہاں اس کے لئے مستثنیات بھی ہیں۔ اور بعض وجود ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی قابلیتیں ہی محدود ہوتی ہیں۔ مگر یہ نقائص ہیں۔ ایک زمین میں گنا پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسری میں روئی۔ لیکن روئی والی کا گنا پیدا نہ کر سکنا اسکا نقص نہیں۔ کیونکہ قدرت نے اسکے اندر یہ استعداد ہی نہیں رکھی۔ لیکن انسانی دماغ کے اندر چونکہ خدا تعالیٰ نے مختلف قابلیتیں رکھی ہیں۔ اسلئے اگر کوئی ایک چیز پیدا نہ کر سکے۔ تو وہ یقیناً ناقص سمجھا جائیگا۔ انسان ایک عالم صغیر کی مثال ہے۔ ہم اگر ایک گلاس ہاتھ میں لیں۔ تو آئینہ بے شک ہمارے ہاتھ میں نہیں ہوگا لیکن یہ ہمارے ہاتھ کا نقص نہیں سمجھا جائیگا۔ لیکن اگر ہم ایسی تصویر لینا چاہیں۔ جس میں گلاس اور شیشہ دونوں آنے چاہئیں۔ اور پھر ایک آ جائے۔ اور دوسری نہ آئے۔ تو یہ تصویر کا نقص ہوگا۔ کیونکہ ہمارا منشاء یہ تھا کہ دونوں چیزیں آئیں۔ تو جس دماغ میں ساری قابلیتیں نہ ہوں وہ ناقص ہوگا۔ کیونکہ اس کے اندر ہر قسم کی قابلیتیں ہونی چاہئیں لیکن اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحیح نشوونما اور تربیت

کی جائے۔ تو اچھا زمیندار اچھا تاجر اور اچھا تاجر اچھا زمیندار بن سکتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ ہمارے علاقہ کی بعض زمینوں میں گیہوں۔ کپاس۔ ماش وغیرہ مختلف اجناس پیدا کرنیکی طاقت موجود ہے۔ لیکن اگر ہم صرف گیہوں کا بیج ڈالیں۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہونگے۔ کہ زمین میں ماش ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر ہم ماش کا بیج ڈالتے۔ تو وہ بھی یقیناً ہو جاتا۔ ایک اچھا لوہار اگر ترکھان کے پاس کام سیکھنے کے لئے بٹھا دیا جاتا۔ تو اس کے اندر یہ قابلیت تھی۔ کہ وہ اچھا بڑھئی بن سکتا۔ لیکن یہ کام سیکھنے کا اسے موقعہ نہیں ملا۔ اس لئے اس کی قابلیت اس میں پیدا نہ ہوئی۔

میری غرض اس بیان سے یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر ساری قابلیتیں رکھی ہیں۔ تو

کامل جماعت

وہی ہو سکتی ہے۔ جو ساری قابلیتوں کو ظاہر کرے۔ اور ان سے کام لے۔ وہ لوگ جو قابلیتوں کے دائرہ کو بغیر کسی مجبوری کے محدود کر دیتے ہیں۔ وہ کامل نہیں کہلا سکتے ہم جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ وہ

سب نبیوں سے اعلیٰ

ہیں۔ تو اس کا ثبوت یہ دیتے ہیں کہ آپ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں بہترین نمونہ ہیں۔ پہلے انبیاء میں سے بعض ایسے تھے۔ جن کی بیویاں نہ تھیں۔ اس لئے وہ متاہل زندگی کے متعلق کوئی راہ نمائی نہیں کر سکتے۔ مگر آپ کی بیویاں تھیں۔ اس لئے آپ اس پہلو میں بھی بہترین نمونہ ہیں۔ پھر بعض کے بچے نہ ہوئے۔ مگر آپ کے بچے ہوئے۔ اور ان میں سے کئی آپ کے سامنے فوت ہوئے۔ اس پر آپ نے صبر کا بہترین نمونہ دکھایا۔ غرضیکہ آپ کے اندر

جمیع کمالات

تھے۔ آپ جرنیل تھے۔ سیاست دان تھے۔ غریب پرور تھے۔ اور بڑے اعلےٰ درجہ کے امرا کو بھی قابو میں رکھنے والے تھے۔ حفظان صحت کے اصول بھی اعلےٰ بیان کرنے والے تھے۔ اور اقتصادی زندگی کے لئے بھی بہترین قوانین بتانے والے تھے۔ آپ مقنن بھی تھے۔ اور قاضی بھی۔ آپ نے غربت اور امارت سب حالتوں میں بہترین نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اب یہ سب باتیں اگر خوبیاں نہیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان سب کے پائے جانے سے بہترین اور کامل ترین انسان کیسے بن سکتے ہیں۔ اگر امارت میں اعلیٰ نمونہ دکھانا اپنی ذات میں خوبی نہیں۔ تو آپ کے لئے یہ کیسے خوبی بن گئی۔ اگر اعلےٰ درجہ کا جرنیل اعلیٰ درجہ کا مقنن اعلےٰ درجہ کا قاضی اور اعلےٰ درجہ کا سیاست دان ہونا خوبیاں نہیں۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ خوبیاں کیسے بن گئیں۔ لیکن ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ سب خوبیاں ہیں۔ اور

اعلےٰ درجہ کا کامل انسان

وہی ہو سکتا ہے جس میں یہ ساری باتیں اعلیٰ درجہ کی پائی جائیں۔ کیونکہ اگر ان سب کا پایا جانا خوبی نہ ہو۔ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ پر کیونکر فضیلت دی جا سکتی ہے۔ جس دلیل سے ہم آپ کو سب انبیاء سے افضل قرار دیتے ہیں۔ وہی ہمیں بتاتی ہے۔ کہ

دنیا کے سارے اچھے کام

خواہ وہ دینی ہوں۔ یا دنیوی۔ ہماری توجہ کے محتاج ہیں۔ جب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال کا اظہار کرتے ہیں۔ تو یہ نہیں کہتے۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کی عبادت بہت کیا کرتے تھے۔ بلکہ یہ بھی پیش کرتے ہیں۔ کہ عبادت الٰہی کے ساتھ آپ کے اندر شفقت علی الناس بھی تھی۔ کیونکہ صرف عبادت کرنے سے ہی کوئی شخص افضل نہیں ہو سکتا۔ یا اگر ہم یہ کہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ وجدال سے اجتناب کرتے تھے۔ تو ممکن ہے۔ کوئی اعتراض کر دے۔ کہ کیا پتہ ہے۔ بزدل ہوں۔ لیکن ہم یہ نہیں کہتے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ آپ رحم کرنے والے تھے۔ اور رحم تبھی ثابت ہو سکتا ہے۔ جب بہادری ثابت ہو۔ بہادر انسان ہی رحم کر سکتا ہے۔ اور جو اپنی طاقت تسلیم کرانے کے بغیر رحم کا دعویٰ کرے۔ وہ بزدل ہوتا ہے پس اگر بہادری دکھا کر رحم کرنا خوبی کی بات ہے۔ تو ہم صرف رحم کر کے کس طرح

تحسین کے مستحق

ٹھہر سکتے ہیں۔ ہم میں سے ایک شخص اگر بڑا نمازی ہو۔ تو یہ بیشک ایک خوبی ہے۔ لیکن وہ کامل نہیں کہلا سکتا۔ کامل اسی وقت سمجھا جائیگا۔ جب ہر طرف اس کی نگاہ ہو۔

ایک صحابی یا شاید تابعی سے کسی نے سوال کیا۔ کہ کیا آپ

تقویٰ کی تعریف

کر سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ تقویٰ اس کا نام ہے۔ کہ انسان ایسے رستہ پر چل رہا ہو۔ جہاں چاروں طرف کانٹے ہوں۔ اور اس نے ڈھیلا ڈھالا جبہ پہن رکھا ہو۔ پھر وہ دامن بچا کر نکل جائے۔ اسی طرح مومن

دنیا کے ہر کام میں

ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور سلامت نکل آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ مومن کی مثال تو یہ ہونی چاہیئے۔ کہ دست در کار دل با یار۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے بعض دوستوں نے نیکی کے معیار کو غلط سمجھ رکھا ہے۔ دین کے لئے چندہ ادا کرکے اور نمازیں پڑھ کر وہ سمجھتے ہیں۔ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا دوسروں سے ملنا جلنا ان سے تعلقات رکھنا وہ ضروری نہیں سمجھتے انہوں نے اپنے رشتہ داروں تک سے قطع تعلق کر رکھا ہے۔ اور بالکل الگ تھلگ رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ ہم نے دین کے لئے بڑی قربانی کی ہے۔ حالانکہ نیک نہیں۔ بلکہ وہ بزدل ہیں۔ ان کے رشتہ دار اور دوست اعتراض کرتے تھے۔ اور یہ جواب دے سکتے تھے۔ یا انہیں غصہ آجاتا تھا۔ اس لئے ان سے ملنا جلنا ترک کر دیا۔ اور یہ کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ

بزدلی اور کمزوری

ہے۔ اگر وہ ان سے ملتے جلتے اور ان کے ان کاموں میں شریک ہوتے جن میں وہ ہو سکتے تھے۔ تو یہ بہت زیادہ نیکی تھی۔ عربی تاریخ میں

ایک انجمن کا ذکر

آتا ہے۔ جس میں شامل ہونے والوں میں سے اکثر کے ناموں میں فضل آتا تھا۔ اور اس وجہ سے اسے حلف الفضول کہنے لگ گئے تھے۔ اس کے ممبروں کا باہمی معاہدہ یہ تھا۔ کہ اگر کسی پر ظلم ہو۔ تو وہ مظلوم کی حمایت کرینگے۔ اور اس کا حق اسے دلائیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس میں شامل تھے۔ آپ سے کسی صحابی نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ یہ کیا بات تھی۔ اور کیا آپ بھی اس میں شامل تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اگر کفار آج بھی کسی اس قسم کے معاہدہ میں شامل ہونے کے لئے بلائیں۔ تو میں شامل ہو جاؤں گا۔ حالانکہ اسوقت آپ

نبوت کے مقام

پر فائز تھے۔ تو مومن سارے پہلوؤں کو مدنظر رکھتا ہے وہ غریبوں کی خبر گیری بھی کرتا ہے۔ رشتہ داروں اور دوستوں سے بھی اس حد تک تعلقات رکھتا ہے۔ جس حد تک شریعت اجازت دے۔ چندہ بھی ادا کرتا ہے۔ نمازیں بھی باقاعدہ پڑھتا ہے۔ عیسائیوں میں ایسی سوسائٹیاں ہیں۔ کہ جہاں فساد ہو۔ اس کے ممبر فوراً وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ پھر وہ بیماروں کی تیمار داری کرتے ہیں۔ آوارہ گرد بچوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ اور یتیموں کی پرورش کا بار اٹھاتے ہیں۔ یہ سارے کام اچھے ہیں۔ اگر ان سب کو چھوڑ کر کوئی صرف چندہ ادا کر دینا ہی کافی سمجھ لے۔ تو اس سے زیادہ بے وقوف اور

اپنی جان کا دشمن

اور کون ہو سکتا ہے۔

یہ صحیح ہے۔ کہ ہر شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بن سکتا۔ مگر کوشش تو ہر ایک کو ہی کرنی چاہیئے۔ آگے وہ جو کچھ بن جائے بن جائے۔ لیکن چپ چاپ بیٹھے رہنا اور کوشش نہ کرنا

اپنی تباہی کے مترادف

ہے۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل

234
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے کے ثبوت میں جب ہم آپ کی دینی و دنیوی ہر قسم کی خوبیاں پیش کرتے ہیں۔ جرنیل ہونا کوئی دینی کام نہیں۔ بلکہ دنیوی ہے مگر روحانی تکمیل کے لئے اس خوبی کو بھی ہم پیش کرتے ہیں۔ پھر رفاہ عام کے کاموں میں حصہ لئے بغیر تکمیل نہیں مانتے۔ تو پھر خود ایک دو نیکیاں کر کے مطمئن ہو کر بیٹھ رہنا کہاں تک درست ہے۔ پس کوشش کرو کہ

ہر قسم کے نیک کاموں میں حصہ

لے سکو۔

میں نے دیکھا ہے۔ اگر ہماری جماعت کسی ایسے کام میں پڑے جو دوسروں کے ساتھ مل کر کیا جاتا ہے۔ تو بری طرح فیل ہو جاتی ہے۔ متواتر تین چار بار میں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ اور ہمیشہ دیکھا ہے کہ ایسی

خطرناک شکست

ہوئی ہے۔ کہ جس کی حد نہیں۔ جتنا کام ہو۔ سب کا سب پیچھے ہی مرکز میں کرنا پڑتا ہے۔ اور باقی جماعتیں چپ چاپ اسی طرح علیحدہ رہ کر دیکھتی رہتی ہیں۔ جیسے کوئی دودھ کا برتن زمین پر گرا کر اس کی طرف کھڑا ہو کر دیکھنے لگ جائے جب بھی کوئی اس قسم کی تحریک کی جائے۔ دوست کہتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کس طرح کریں۔ یہی وجہ ہے کہ

جماعت کی تکمیل

کے وہ پہلو ظاہر نہیں ہوتے۔ جن کے متعلق قابلیت خدا تعالےٰ نے رکھی ہے۔ بلکہ ایسی تحریکات کے وقت بعض تو یہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہمیں اس سے کیا کام ہے۔ اور ایسے کاموں سے ہماری جماعت یا روحانیت کو کیا تعلق ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک اعلیٰ درجہ کے جرنیل بھی تھے۔ اور یہ آپ کی بہت بڑی خوبی اور

آپ کے کمال کا ثبوت

ہے۔ ایسے لوگوں کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی نے گودنے والے سے کہا تھا۔ میرے بازو پر شیر گود دو۔ اس نے جب سوئی چبھوئی اور درد ہوا۔ تو کہنے لگا۔ کیا بنانے لگے ہو۔ اس نے کہا دایاں کان۔ کہنے لگا۔ کیا دائیں کان کے بغیر شیر نہیں ہو سکتا۔ اس نے جواب دیا۔ ہو تو سکتا ہے۔ اس نے کہا تو پھر اسے چھوڑو۔ آگے چلو۔ پھر اس نے بایاں کان شروع کیا۔ تو پھر اس نے اسی طرح کہا۔ حتیٰ کہ سارا دھڑ غائب ہو گیا۔

اصل بات یہ ہے کہ ہر چیز کو الگ کرنے سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا اچھا جرنیل نبی ہوتا ہے تو میں کہوں گا۔ یہ ضروری نہیں۔ لیکن

کامل نبی کے لئے

اچھا جرنیل ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح اعلیٰ درجہ کا قاضی ضروری نہیں۔ کہ نبی ہو۔ کافر بھی اچھے اچھے جج ہوتے ہیں کئی ہندو اور عیسائی جج ایسے مشہور ہیں جنہوں نے واقعی دیانتداری کے ساتھ صحیح فیصلے کرنے میں عمر گذار دی۔ تو ہر اچھا قاضی نبی بے شک نہیں ہو سکتا۔ لیکن نبی کے لئے اچھا قاضی ہونا شرط ہے۔ بعض معترض کہتے ہیں کہ صرف ان کاموں کے کرنے سے انسان نیک نہیں ہو سکتا یہ بات بے شک صحیح ہے۔ لیکن نیک بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان

ساری نیکیاں اپنے اندر جمع

کرے

پس ایک لمبے تجربہ اور دکھ کے احساس کے بعد میں یہ کہنے پر مجبور ہوا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کو چاہئیے اسی

بھیڑ چال کی زندگی

کو ترک کر دے۔ ماہران علم النفس نے تجربہ کیا ہے۔ کہ اگر کسی جگہ ایک خاص اونچائی پر ایک رسی لگا کر چار بھیڑوں کو اس کے اوپر سے گذارا جائے۔ اور بعد میں اس رسی کو ہٹا لیا جائے۔ تو باقی سب بھیڑیں جب وہاں پہنچیں گی۔ ضرور کود کر گذریں گی۔ یہ زندگی کوئی

خوش کن زندگی

نہیں کہ ایک ہی طریق پر انسان اندھا دھند چلے۔ اگر کوئی دوست کسی خاص کام میں اکسپرٹ بننا چاہے۔ تو یہ اور بات ہے۔ مثلاً کوئی کہے۔ میں تبلیغ میں اکسپرٹ ہونا چاہتا ہوں۔ یا چندہ کی فراہمی میں کمال حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اور یہ ثابت بھی ہو جائے۔ کہ وہ واقعی اس کی کوشش کر رہا ہے۔ تو وہ معذور ہے۔ اور

جماعتوں کی ترقی کے لئے

ماہرین کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن باقی لوگوں کو ہر خوبی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ مگر عام طور پر سوائے چند ایک کے ماہر بننے کے خواہشمند نہیں ہوتے۔ بلکہ جس کام پر وہ زیادہ زور دیتے ہیں۔ اگر تحقیق کی جائے۔ تو شاید وہ سب سے کم وقت اسی کے لئے دینے والے ثابت ہوں۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ جو بات بھی پیش کی جائے۔ کہہ دیتے ہیں۔ اس سے ہماری جماعت کا کیا تعلق ہے۔ مثلاً اگر تعلیم کی طرف توجہ کی جائے تو وہ کہہ دیں گے اس پر وقت اور روپیہ خرچ کرنے کا کیا فائدہ ہمارا

اصل کام تبلیغ

ہے۔ لیکن اگر تحقیق کی جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ تبلیغ پر وہ چوبیس گھنٹوں میں سے پندرہ منٹ بھی صرف نہیں کرتے ہونگے بات صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ بہانے بنا کر بچنا چاہتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ

دنیا کے سب اچھے کاموں میں حصہ

لینے کی کوشش کرے۔ انہیں چاہئیے

اور

متصوفین والی زندگی

کو ترک کر کے ایسے مرد میدان بنیں۔ کہ ہر کام میں دنیا کے لئے نمونہ ہوں۔ اور ان کی فضیلت کو ہر شخص محسوس کرے۔ ہر وقت چوکس اور چوکنے رہیں۔ اور ان کی مثال ویسی ہی ہو جیسی کسی تابعی نے تقویٰ کی تعریف کی تھی۔ کہ

کانٹوں والے رستہ سے

ڈھیلا لباس سلامت لے کر نکل جائیں۔ اگر سب دنیا کو چھوڑ کر ایک محدود دائرہ قائم کر لیا جائے۔ اور سمجھ لیا جائے۔ کہ بس چندے دے کر نمازیں پڑھ کر ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ تو یہ اپنے

نفس کو دھوکا

دینا ہے۔ لیکن خدا کو کوئی شخص دھوکہ نہیں دے سکتا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ دین کے مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کر سکیں۔ اور نیکی کے ہر میدان کے مرد ثابت ہوں۔ خدا تعالےٰ ہمیں کامیاب کرے۔ (آمین)

ہندو راج کے منصوبے (حصہ دوم)

تھوڑا عرصہ ہوا ملک فضل حسین صاحب نے "ہندو راج کے منصوبے" کے نام سے ایک نہایت اہم کتاب شائع کی جس میں مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی سالہا سال کی سرگرمیاں انہی کی تحریروں سے پیش کیں۔ یہ کتاب نہایت مقبول ہوئی۔ اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔

اب ملک صاحب نے اس کا دوسرا حصہ شائع کیا ہے۔ جو پہلے حصہ سے بھی زیادہ اہم اور مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے والا ہے۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئیے۔

لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت صرف چھ آنے ::

ملنے کا پتہ:- بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانانِ جموں کا عظیم الشان اجتماع

حکومت کی مذمت اور پُرزور مطالبات

جموں ۲۴ ستمبر ۱۹۳۱ء ۔ مسٹر ایس ۔ ایم عبد اللہ کی گرفتاری کی خبر بجلی کی طرح شہر میں پھیل گئی ۔ اور ہر جگہ چہ میگوئیاں ہونے لگیں ۔ حکومت کی نیت پہلے سے مشتبہ تھی ۔ کہ وہ عارضی صلح کو توڑنے کے لئے عذر تلاش کر رہی تھی ۔ اور اپنی طرف سے اس نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ۔ لیکن مسٹر موصوف کی گرفتاری کا کسی کو وہم وخیال بھی نہ تھا ۔

مسلمان بچوں کا جلوس

گورنمنٹ کشمیر کی اس خفیف الحرکتی پر اظہار افسوس کرنے کے لئے انجمن اطفال اسلام جموں کے زیر اہتمام مسلم نابالغ بچوں کا ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا ۔ حاضری پندرہ سو سے زیادہ تھی ۔ مسجد اہل حدیث کا صحن اور تمام کمرے ۔ چھت بچوں سے پٹے پڑے تھے ۔ کسی بالغ آدمی کو اندر جانے کی اجازت نہ تھی ننھے رضاکاروں کا شدید پہرا تھا ۔ چنانچہ ایک بار ایک شرارتی آدمی ... گھس آیا ... تو بچوں نے اسے باہر دھکیل دیا ۔ تلاوت قرآن اور نعت کے بعد غازی اسمٰعیل شہید صدر انجمن مذکور نے ایک تقریر کی ۔ جس میں معاہدہ پر بحث کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حکومت نے تمام شرائط کی خود ہی کھلم کھلا خلاف ورزی کی ۔ اور مسٹر عبد اللہ کو گرفتار کر کے ریاست نے حد درجہ کی کمینگی کا ثبوت دیا ہے ۔ پریذیڈنٹ اور مسٹر عبد الحمید اور مسٹر عنایت اللہ کی تقاریر کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں :-

(۱) انجمن اطفالِ اسلام جموں کا یہ اجتماعِ عظیم حکومت کشمیر کی بدعہدی پر اظہار افسوس کرتا ہوا مسٹر ایس ۔ ایم ۔ عبد اللہ کو ان کی گرفتاری پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے ۔ اور راہنمایان کشمیر کو یقین دلاتا ہے ۔ کہ انسانی حقوق کے حصول کے لئے انجمن اطفال اسلام کے جملہ اراکین ہر ممکن تکلیف برداشت کرنے کو سعادت سمجھتے ہیں ۔

(۲) انجمن اطفال اسلام کے خیال میں ریاست کے جیل خانوں کا نظام ازمنہ وسطیٰ کے وحشیانہ مظالم کی ہو بہو نقل ہے ۔ اور سیاسی قیدیوں کے ساتھ عام اخلاقی قیدیوں کا سلوک کرنا حد درجہ شرمناک ہے ۔ جس کا جلد از جلد خاتمہ ہو جانا ضروری ہے ۔

مسلمانانِ جموں کا اجتماعِ عظیم

۲۴ ستمبر کی شب کو ۹ بجے کے بعد نماز عشاء مسلمانانِ جموں کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر اہتمام ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن منعقد ہوا ۔ جلسہ میں غیر معمولی سرگرمی کا اظہار ہو رہا تھا ۔ ہر طرف آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے ۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد جب مسٹر اللہ رکھا صاحب ساغر نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا ۔ آپ کو ایک ایسی غیر متوقع خبر سنائی جائیگی ۔ جس کا وہم وگمان بھی نہ تھا ۔ اور لوگوں سے دل تھام لینے کی استدعا کی تو جلسہ پر ایک گہری خاموشی طاری ہو گئی ۔ جب مسٹر یعقوب علی صاحب نے وزیر اعظم کے آئے ہوئے تار کا ذکر فرمایا ۔ کہ سرکاری اطلاع ہے ۔ مسلمانوں کے پُرامن ہجوم پر گولی چلا دی گئی ۔ اور چار مسلمان مقتول ہو گئے ۔ اور متعدد شدید زخمی ہوئے ۔ تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں ۔ وزیر اعظم کا تار شیخ غلام قادر صاحب سیکرٹری نے حرف بحرف پڑھ کر سنایا ۔ اور گورنمنٹ کی مذمت میں ایک ریزولیوشن پیش کیا ۔ جس کی تائید کرتے ہوئے مسٹر اللہ رکھا ساغر نے کہا ۔ " مجھے وزیر اعظم کے تار پر قطعاً اعتماد نہیں ۔ جو گورنمنٹ سری نگر میں کشمیر ڈے پر اعلان کرتی ہے کہ صرف چند دوکانیں بند ہوئیں ۔ اور کوئی مظاہرہ نہیں ہوا ۔ جو حکومت اعلان کرتی ہے ۔ کہ جموں میں کشمیر ڈے کا جلوس کم ہو کر ملاقات سے منتشر کیا گیا ۔ اور ... پانچ ۔ چھ آدمی خفیف طور پر زخمی ہوئے ۔ مسٹر موصوف کے بعد چودہری غلام عباس صاحب نے ... رہنے کی تلقین کی اور حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں (۱) مسلمانانِ جموں کا یہ عظیم الشان اجتماع باتفاق آراء اس کرتا ہے ۔ کہ تازہ شہدائے کشمیر کی یاد میں اظہار ماتم کے لئے ماتمی اشتہارات شائع کئے جائیں ۔ اور انکی وسیع اشاعت کی جائے ۔

(۲) مسلمانان جموں کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے ۔ کہ وہ مسٹر ایس ۔ ایم عبد اللہ نمائندہ کشمیر و مسٹر جلال الدین کی آزادی کے احکام ایک ہفتہ کے اندر اندر جاری کرے ۔ ورنہ سول نافرمانی کا پروگرام مرتب کئے جانے کے لئے غور کیا جائیگا ۔

(۳) مسلمانان جموں کا یہ اجتماع شہدائے کشمیر کے پس ماندگان نیز مجروحین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہے ۔ کہ ان کو صبر و استقامت بخشے

(۴) مسلمانان جموں کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے ۔ کہ وہ کشمیر کے ۲۳ ستمبر کے خونیں سانحہ کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد اور غیر جانبدار کمیشن کا تقرر بہت جلد عمل میں لائے اور کہ حکومت کی طرف سے کمیشن کو کارروائی مکمل کرانے کے لئے زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ کی مہلت دی جائے ۔

مسلمانانِ جموں کا ایک اور عظیم الشان جلسہ

اہم قراردادیں

۲۳ ستمبر مسجد تالاب کھٹیکاں میں مسلمانان جموں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں :-

(۱) تار آمدہ پرائم منسٹر بذریعہ گورنر صاحب ظاہر کرتا ہے ۔ کہ سرینگر میں چار مسلمان قتل اور کچھ زخمی ہوئے ۔ حکام کی یہ کارروائی سخت قابل نفرت ہے ۔ کیونکہ گولی کا چلایا جانا استبدادیت کے انتہائی درجہ تک پہنچتا ہے ۔ ہماری طرف سے عارضی صلح میں کسی قسم کی خلاف ورزی نہیں کی گئی ۔ لیکن حکام نے متعدد بار ایسے افعال سرزد ہوئے ہیں ۔ جو شرائط کے برخلاف ہیں ۔ چنانچہ موجودہ کارروائی جس کا اظہار کشمیر کے حکام کی جانب سے ہوا ہے ۔ عارضی صلح پر ایک ضرب کاری ہے ۔ اس لئے مسلمانان جموں کا یہ عظیم الشان اجتماع نہایت سختی سے حکومت کی بربریت اور استبدادیت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے ۔

۲ ۔ باوجود اس کے کہ پرائم منسٹر حکومت کشمیر نے گورنر جموں کو حکم دیا ۔ کہ وہ ٹھاکر داس اے ۔ ڈی ایم کے خلاف انکوائری کر کے رپورٹ کریں ۔ تاحال اس کے خلاف کوئی نوٹس نہیں لیا گیا اس کے متعلق پھر پرائم منسٹر کو تار دیا جائے ۔ کہ وہ مسلمانوں کی اس بے چینی کو جو روز بروز ترقی پر ہے ۔ دور کرنے کے لئے فوراً انکوائری شروع کرائیں ورنہ اس امر کا خطرہ ہے ۔ کہ اے ۔ ڈی ۔ ایم اپنے بچاؤ کے لئے کوئی اور گہری سازش کرے گا

(۳) ۲۶ اگست ۱۹۳۱ء کا عارضی صلح نامہ جو ریاست کشمیر اور مسلم رعایا میں ہوا ۔ اس کے ایفاء کی طرف وزیر اعظم ریاست کو مسلمانان جموں کا یہ عظیم الشان مجمع توجہ دلاتا ہے ۔ کیونکہ شرائط کے نقصان دہ ہونے کے باوجود مسلمانوں نے عہدنامہ کا پوری وفاداری سے ایفاء کیا ہے ۔ مگر حکومت نے شرائط ۱ منجانب حکومت جن کا منشاء سیاسی ملزمان کے خلاف مقدمات واپس لینا تھا ۔ اور شرائط ۲ منجانب حکومت جن کا منشاء ملازمین کو بحال کرنا تھا کا ایفاء نہیں کیا ۔ مسلمان ایک ہفتہ تک اور انتظار کرنے کے بعد حکومت سے عہدنامہ پر عمل کرانے کے لئے کوئی مناسب کارروائی کریں گے ۔ کیونکہ حکومت عمداً عہدنامہ پر عمل کرنے سے گریز کر رہی ہے ۔ بجائے اس کے کہ حکومت عہدنامہ پورا کرتی ۔ اس نے مسلم لیڈران کشمیر کو گرفتار کر کے اپنی بدعہدی کا ثبوت دیا ہے ۔

(۴) سری نگر کے پنڈتوں کا کھلے بندوں مسلمانوں کے خلاف فرقہ وارانہ اشتعال انگیز اور نفرت انگیز تقریریں کرنا ۔ اسکے علاوہ حکومت کے خلاف تقریریں کرنا ۔ مگر ان حالات کی موجودگی میں حکام کا انکی طرف سے چشم پوشی کرنا ۔ لیکن اس کے مقابل عبد القدیر صاحب کو محض مذہبی حفاظت کی طرف توجہ دلانے والی تقریر کرنے پر پانچ ۵ سال قید اور جرمانہ کرنا ۔ اسی طرح قرآن کریم کی توہین کرنے والے اور خطبہ عید الاضحیٰ کو روک کر عبادت میں دست اندازی کرنے والے کو سزا نہ دینا ازحد افسوسناک تفریق ہے ۔ اس لئے مسلمانوں کا یہ عظیم الشان ۲۲ اجتماع حکام متعلقہ سے مطالبہ کرتا ہے ۔ کہ وہ بلا لحاظ مذہب ملت مساویانہ سلوک کر کے رعایا کو انصاف پسندی کا یقین دلائیں ۔ (نامہ نگار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کے خلاف ریاست کا جھوٹا پروپیگنڈا

فوج اور پولیس کو تشدد کے وسیع اختیارات دے دیئے گئے

ریاستی اعلان

ریاست کا سرکاری محکمۂ اطلاعات مسلمانوں کے خلاف جس قسم کی غلط بیانیوں سے کام لے رہا ہے۔ اس کے ثبوت میں وہ اعلان پیش کیا جاتا ہے۔ جو اس محکمہ کی طرف سے ہندو اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ "۲۴ ستمبر ۵۰ ہزار سے زائد مسلمان محلہ خانیار میں اس ایجی ٹیٹر کی گرفتاری کو روکنے کے لئے جس کے خلاف وارنٹ گرفتاری نکالا گیا تھا۔ جمع ہوئے۔ ہجوم کے پاس کلہاڑیاں۔ تلواریں۔ بھالے لاٹھیاں تیزاب اور بارود تھا۔ تقریباً ۱۵ ہزار اشخاص ساری رات پہرہ دیتے رہے۔ تقریباً تین سو اشخاص جو کہ بندوقوں سے مسلح ہیں۔ بیرونجات سے آگئے ہیں۔ تاکہ باغیوں کی تشدد آمیز کارروائی میں مدد دیں۔ پولیس ان کی تلاش کر رہی ہے۔"

تشدد کے وسیع اختیارات

یہ داستان محض اس لئے گھڑی گئی۔ کہ پولیس اور فوج کو مسلمانوں پر تشدد کرنے کے وسیع اختیارات دے دیئے جائیں چنانچہ اس کے ساتھ ہی دربار کشمیر نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ ایک خاص آرڈی ننس جاری کر دیا گیا ہے۔ جس میں پولیس اور فوج کے افسروں کو اختیار دے دیا ہے۔ کہ وہ جس شخص پر شک کریں۔ اسے وارنٹ کے بغیر گرفتار کرلیں۔

جس واقعہ کو ریاست نے نہایت رنگ آمیزی اور غلط بیانی کے ساتھ شائع کرایا ہے۔ اس کے اصل حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جو ہمارے خاص نامہ نگار نے ارسال کئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

اصل حالات

سنا گیا ہے۔ ۲۳ و ۲۴ ستمبر کی درمیانی رات گورنر صاحب سری نگر نے مسلمان لیڈروں کی گرفتاری کے وارنٹ نکالنے میں صرف کی۔ اور راتوں رات پولیس کے تین سپرنٹنڈنٹ بلائے۔ اور انہیں خواجہ سعد الدین شال خواجہ غلام احمد عشائی ایم اے۔ اور مسٹر غلام محمد جدید ڈکٹیٹر کی گرفتاری کے وارنٹ سپرد کرتے ہوئے ہدایت کی۔ کہ ہر سہ ۳ اصحاب کو صبح ہونے سے پہلے گرفتار کر کے ہمارے حضور پیش کیا جائے۔ سپرنٹنڈنٹوں نے دو تھانے داروں اور تیس تیس مسلح پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ مذکورہ بالا ہر سہ ۳ لیڈروں کے گھروں کو ٹھیک چار بجے صبح جا کر گھیر لیا۔ لیکن دروازے کھلوانے ڈیڑھ گھنٹہ صرف ہو گیا۔

مسلمانوں کا اجتماع

اتنی دیر میں تمام شہر میں یہ خبر نہایت تیزی سے پھیل گئی۔ تمام مسلمانان شہر نے بیدار ہوتے ہی لیڈروں کے مکانوں کا رخ کیا۔ اور ہر سہ ۳ لیڈروں کے مکانات کے گرداگرد مسلمان مردوں۔ عورتوں اور بچوں نے دور دور تک تمام رستوں کو پر کر دیا پولیس نے جب یہ حالت دیکھی۔ تو واپس چلی گئی۔ مسلمانوں نے موٹر کے ذریعہ خواجہ غلام احمد عشائی ایم۔ اے۔ اور مسٹر غلام محمد صاحب ڈکٹیٹر کو خواجہ سعد الدین شال کے عالیشان محلات میں پہنچا دیا۔ اب تینوں اصحاب ایک جگہ جمع ہو گئے۔ مولانا محمد یوسف شاہ صاحب میر واعظ بھی وہیں تشریف لے آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد سید حسین شاہ صاحب جلالی (نمائندہ اہل تشیع) بھی تشریف فرما ہو گئے۔ دس بجے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ تمام کشمیر امڈ کر محلہ خانیار میں آگیا ہے۔ شال صاحب کے محلات کے وسیع صحن۔ ملحقہ باغات۔ یاسمن باغ اردگرد کی وسیع سڑکیں ملحقہ کوچے سب انسانوں سے پٹے پڑے تھے۔

دیہاتی مسلمانوں کی آمد

استنے میں اطلاعات دیہاتوں تک جا پہنچیں۔ دیہاتی مسلمان ہزارہا کی تعداد میں مختلف جلوسوں کی شکل میں آ پہنچے۔ گیارہ بجے کے وقت میر واعظ صاحب ہمدانی بھی تشریف لے آئے دیہاتوں سے جلوسوں کی آمد کا سلسلہ ۲ بجے تک جاری رہا۔ سوائے شالامار باغ کے جلوس کے اور کسی جلوس کو کہیں روکا نہ گیا شالامار باغ والے جلوس کو گپ کار کے پاس روکا گیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے ستیہ آگرہ شروع کر دی۔ تو انہیں چھوڑ دیا گیا۔ دو خانیار پہنچے۔ نمائندگان نے لوگوں سے کہا۔ تم ہمیں گرفتار ہونے دو لیکن۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں بھی ساتھ ہی گرفتار ہونے دیا جائے۔ ہم سے ایک ایک دو دو کر مرا نہیں جاتا۔ اگر حکومت ہم کو مارنا چاہتی ہے۔ تو ہم سب اکٹھے حاضر ہیں۔

سرکاری نمائندوں کی آمد

آخر ایک بجے کے قریب کرنیل نواب خسرو جنگ صاحب شہزادہ عبدالرحمان آفندی خواجہ سلام شاہ صاحب وزیر وزارت خواجہ نور شاہ صاحب مال آفیسر حکومت کی طرف سے آئے۔

مسلمانوں کے فوری مطالبات

مسلمانوں نے یہ فوری مطالبات پیش کئے (۱) جناب مسٹر شیخ محمد عبداللہ صاحب اور دیگر سیاسی قیدیوں کو آج ہی غیر مشروط رہا کیا جائے (۲) آئندہ جو احکام ہمارے متعلق صادر ہوں۔ ان پر ہز ہائی نس کے اپنے دستخط ہوں کیونکہ ہمیں کسی ہندو حاکم پر اعتبار نہیں۔ (۳) وزیر اعظم اور گورنر کو جلد از جلد برطرف کیا جائے۔ اور انہوں نے مسلمانوں پر جو مظالم کئے ہیں۔ ان کی بازپرس کی جائے مذکورہ بالا چاروں اصحاب یہ مطالبات لے کر واپس مہاراجہ بہادر کی خدمت میں گئے۔ پونے چھ بجے واپس آکر کہا۔ ہز ہائی نس نمائندگان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔

ہز ہائی نس سے مسلمان نمائندوں کی ملاقات

نمائندگان نے ہز ہائی نس سے ملاقات کی۔ اور واپس آکر اعلان کیا۔ ہز ہائی نس نے دو دن کے اندر مطالبات پورے کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ لہذا لوگ اس وقت اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ اور صبح نو بجے بروز جمعہ جامع مسجد میں جمع ہوں۔ جلسہ کر کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائیگا۔ ساڑھے سات بجے لوگ اپنے گھروں کو لوٹے جو باہر سے آئے ہوئے تھے۔ ان کے طعام و قیام کا انتظام درگاہ غوثیہ کے لنگر خانہ سے کیا گیا۔ (جبل نسیمی)

اسلام آباد میں قتل عام

اور بارہ مولہ میں طوفان مظالم

سری نگر ۲۴ ستمبر ۱۹۳۱ء۔ اسلام آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ماتمی جلوس پر مشین گنوں سے گولیوں کی بارش کی گئی ۱۹۰ مسلمان قتل اور بہت سے سخت زخمی ہوئے۔ جو مفقود ہیں۔ ان کی تعداد اس سے کئی گنا زائد ہے۔

سنا گیا ہے۔ قصبہ بارہ مولہ اور سوپور میں پر امن جلوس پر ڈنڈوں اور گولیوں کی بے پناہ بارش کی گئی۔ مقتولین و مجروحین کی صحیح تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔

مظفر آباد سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں [illegible] وہاں کیا حشر برپا ہو۔

(نامہ نگار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جموں میں نابالغ بچوں کا شاندار جلسہ

چھوٹے بچوں میں فداکاری کا جوش و خروش

جموں ۲۵ ستمبر۔ آج ۵ بجے شام مسجد اہل حدیث میں مسلم نابالغ بچوں کا عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ مسٹر نور الٰہی متعلم۔ غازی اسمٰعیل شہید۔ اور دیگر دوازدہ سالہ بچوں نے تقریریں کیں۔ اور ایسوسی ایشن کو یاد دلایا۔ کہ جناب ساغر کے ارشاد کے مطابق ایک ہفتہ ہم خاموش رہے ہیں۔ اب ہم سول نافرمانی شروع کرنا چاہتے ہیں۔ انہی بچوں کا جلوس شہر کے اسلامی حلقوں کا گشت لگاتا ہوا جب اردو بازار میں ساغر صاحب کے مکان کے سامنے پہونچا۔ تو پولیس کے ایک ہیڈ کانسٹیبل نے بلا اطلاع بچوں کو ڈنڈے سے وحشیانہ طور پر پیٹنا شروع کر دیا۔ جس سے بہت سے لڑکے شدید مجروح ہوئے۔ ملک آفتاب احمد (عمر دس سال) سخت زخمی ہوا۔ جسے چارپائی پر ڈال کر دفتر ایسوسی ایشن میں پہنچایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر کو بلا کر مرہم پٹی کی گئی۔

بچوں کا جلوس یہاں سے روانہ ہو کر تھانہ سٹی کے سامنے بیٹھ گیا۔ جب ایسوسی ایشن کے اراکین کو پتہ چلا۔ تو انہوں نے بچوں کو منتشر کرنا چاہا۔ لیکن انہوں نے کہہ دیا جہاں ہمارا ایک بھائی قریب المرگ ہے۔ وہاں ہی ہم جانا چاہتے ہیں۔ اسیر اللہ رکھا ساغر کو بلایا گیا۔ جو ساغر سرفروش جتھا کے لئے چندہ کر رہے تھے۔ مسٹر موصوف نے بچوں کو منتشر ہونے کے لئے کہا۔ بچوں نے بیت و لعل کی۔ تو ان کے پانچ لیڈروں کو موٹر کار میں (جس میں ساغر صاحب آئے تھے) جبراً ڈال کر گھروں کو بھیج دیا گیا۔ اور جلوس تالاب کھٹیکاں کے میدان میں آ کر بیٹھ گیا۔ جہاں انہیں سمجھا بجھا کر منتشر کر دیا گیا۔

شہر میں اس واقعہ سے سخت جوش پھیل گیا ہے۔ اور مسلمان سخت برافروختہ ہو رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

زعمائے کشمیر سے جیل میں ناروا سلوک

۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب

اور قاضی جلال الدین صاحب کو حکومت نے کسی تشدد کے جرم میں گرفتار نہیں کیا۔ بلکہ جو الزام ان پر لگائے جاتے ہیں۔ ان کی بناء پر ان کو سیاسی قیدی ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ پہلی دفعہ جب ان کو گرفتار کیا گیا۔ تو سنا ہے ان کے ساتھ سیاسی قیدیوں کا سا ہی سلوک کیا جاتا رہا۔ لیکن اب کی دفعہ معلوم ہوا ہے۔ ان کے ساتھ سخت ناروا سلوک کیا جا رہا ہے۔ جس چھوٹے سے کمرہ میں یہ بند ہیں۔ اسی میں پاخانہ ہے۔ جس کی وجہ سے ان دونوں اصحاب کو سخت تکلیف ہے۔ مولوی جلال الدین صاحب پرانے معزز گھرانے کے فرد ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ وہ بیچارے جو کچھ کھاتے ہیں۔ پاخانہ کی بدبو کی وجہ سے قے ہو جاتا ہے۔ یہ مفتی ضیاء الدین صاحب (جو تمام کشمیر کے مفتی ہیں) کے فرزند ہیں۔ اس خاندان کے بزرگ قاضی ناصر الدین صاحب مغلوں کے عہد میں کشمیر کے قاضی القضاۃ کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ اور اس وقت بھی اس خاندان کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس خاندان کے ایک نوجوان کے ساتھ ایسا شرمناک سلوک نہایت ہی تکلیف دہ ہے۔ حالانکہ اس کا جرم سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ اس نے مسلمانوں کو مہاراجہ صاحب بہادر کے وفادار رہ کر اپنے حقوق حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی پوزیشن بھی محتاج بیان نہیں۔ ان کے ساتھ ناروا سلوک مسلمانوں کے لئے جس قدر تکلیف دہ اور رنج افزا ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ (نامہ نگار)

اخبارات کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں

یکم اکتوبر سے رجسٹری کی فیس ۳ / ہو گئی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ آئندہ اگر ۶ / کا کوئی رسالہ بذریعہ وی پی منگوائیں گے۔ تو ۲ / کمیشن منی آرڈر ۳ / فیس رجسٹری ار معمولی محصول۔ تو کل ۶ / اور زیادہ خرچ ہوں گے۔ اور وہ رسالہ ۱۲ / میں پڑیگا۔ اسی طرح جو احباب سہ ماہی یا ششماہی چندہ اخبار دینے کے عادی ہیں وہ بھی ہر وی پی پر ۶ / زائد رقم دینے پر مجبور ہوں گے۔ اس صورت میں بہتر ہے کہ ہر خریدار اخبار یا رسالہ آئندہ کے لئے یہ عہد کرے کہ وہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریگا۔ اس میں فریقین کو فائدہ ہے دفتر کو وی پی کرنے میں بہت سا وقت دینا پڑتا ہے۔ پھر وی پی فارم گم ہو جانے یا کسی غلط فہمی کی وجہ سے بعض اوقات تین تین ماہ تک قیمت وصول نہیں ہوتی۔ ان سب مشکلوں سے نجات

اشتہارات

عراق ریلوے

اسلام کے مقدس مقامات۔ نجف۔ کربلا۔ بغداد۔ کاظمین اور سامرہ کی زیارت کے لئے عراق ریلوے سب سے زیادہ آرام دہ سب سے زیادہ کم فاصلہ اور سب سے زیادہ کم خرچ راستہ ہے۔ مکہ۔ مدینہ اور مشہد کو جاتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے عراق کے مقدس مقامات کی زیارت کریں۔ اور اس طرح دو مختلف زیارتوں کے اخراجات سے بچیں۔ زائرین کیلئے خاص سہولتیں اور تخفیف شدہ کرائے رکھے گئے ہیں سپیشل کوپن ٹکٹ جو ایک سو بچاس یوم کے لئے قابل استعمال ہوتے ہیں۔ اور جن کے ساتھ بچاس کلو وزن بھی لیجایا جا سکتا ہے حسب ذیل شرح پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔

بصرہ سے کربلا۔ وہاں سے کاظمین (بغداد) اور واپسی بصرہ سیکنڈ کلاس ۔/۱۸/۳ ۶ تھرڈ کلاس ۔/۱/۱۰ ۳ مذکورہ بالا سفر میں اگر سامرہ اور وہاں سے واپسی بھی شامل کیجائے تو سیکنڈ کلاس ۲/۱۴/۷ تھرڈ ۵/۷/۳ تین سال سے کم عمر کے بچے مفت اور ۱۲ سال سے کم عمر کیلئے نصف کرایہ عراق کے کسی اسٹیشن تک جانے اور آنے کیلئے یکطرفہ ٹکٹ بھی مل سکتے ہیں۔ بصرہ سے کربلا بیس گھنٹہ کا راستہ ہے اور بصرہ سے بغداد ۲۱½ گھنٹہ کا راستہ۔ تمام اہم مقامات مقدسہ کے درمیان روزانہ ریل گاڑیاں چلتی ہیں۔

بغداد سے براستہ موصل (دبی یونس) اور نصیبین۔ الیپو تک پھر وہاں سے استنبول براستہ دمشق یروشلم۔ پورٹ سعید۔ قاہرہ اور سویز سے جدہ۔ مکہ مدینہ جانے کے لئے اول اور دوم درجہ کے مسافروں کے لئے ہفتہ میں دو بارہ مشترکہ گاڑی اور موٹر سروس کا انتظام ہے۔ ٹکٹ۔ مفت پمفلٹ۔ اور تمام معلومات حسب ذیل پتوں پر دریافت کی جا سکتی ہیں۔

(۱) مولوی محمد باقر حاجی دیوجی کا مسافر خانہ جیل روڈ عمرکھاڑی بمبئی
(۲) مسٹر ای۔ ای۔ لوٹیا کوہی دادا۔ مانڈوی بمبئی
(۳) آنریری سکرٹری فیض پنجتنی۔ پالاگلی۔ بمبئی
(۴) مسٹر حبیب حاجی رحمت اللہ۔ کھارا ڈور۔ کراچی
(۵) مسٹر عبد العلی۔ علی جی۔ نیپیر روڈ کراچی
(۶) آنریری سکرٹری فیض پنجتنی گوڈی گارڈن کراچی
(۷) میسرز مرزا جوہری اینڈ کمپنی۔ پی۔ او بکس ۱۶۹ لاہور
(۸) میسرز نظامیہ سلم ایکسپریس کمپنی نداداول او حیدرآباد دکن

یا

دی ایجنٹ گورنمنٹ ریلویز عراق اپرچند

بلڈنگ بیلرڈ سٹیٹ بمبئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باجلاس جناب نائب تحصیلدار صاحب جھنگ

جلال خان ولد سلطان خان ذات سیال سکنہ کوٹ خیرا تحصیل جھنگ

بنام ۔ نرل داس ولد کیول رام ذات جانجی خیل سکنہ گھیانہ حال جھوک سیے والی متصل موچی والہ

مطالبہ ۲/۱۰ روپے بابت معاملہ

نوٹس

بنام

نرل داس ولد کیول رام ذات جانجی خیل سکنہ گھیانہ حال جھوک سیے والی متصل موچی والہ بمقدمہ مندرجہ بالا میں کئی بار نوٹس بنام مدعا علیہم جاری ہوچکے ہیں۔ لیکن وہ تعمیل سے عمداً گریز کر رہا ہے۔ اب تاریخ پیشی ۱۶/۱۰ ۔ ۳۱ مقرر ہوئی ہے۔ تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہوکر مقدمہ کی پیروی کرے۔ ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ اور بعد میں کوئی عذر سماعت نہ ہوگا۔ تاریخ ۱۵/۹/۳۱

مہر عدالت

مقوی مفرح ٹانک

یہ ہومیوپیتھک دوا عجیب ٹانک ہے۔ خون کی کمی۔ کمزوری سے دم پھولنا۔ چکر آنا۔ دل دھڑکنا۔ بدن کا بے حس ہوجانا۔ کام سے نفرت۔ دماغ مضمحل۔ کمی بھوک کسی وجہ سے طاقت گھٹ جانا۔ حتےٰ کہ اعضاء جواب دے چکے ہوں ضعف جگر۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ دق۔ بے خوابی۔ بدخوابی۔ درد کمر وغیرہ وغیرہ کو دور کرکے انشاءاللہ اعضاء میں نئی زندگی اور نیا خون پیدا کردے گی۔ مصفیٔ خون ہے۔ مستورات میں دودھ کی کمی کو دور کرکے دودھ کو طاقتدار اور زیادہ کردیتی ہے۔ مریض وتندرست ہر دو استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت ایک شیشی عہ

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر محمد حسن احمدی۔ ایم ڈی ایچ

ہیس بیری کبرپورا کانپور

اشتہار بصیغہ مال

از پیشگاہ جناب صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم

بمقدمہ درخواست تقسیم اراضی تعدادی ۱۸ کنال ۱۶ مرلے بنام محمد دین مدعا علیہم مندرجہ ذیل واقع موضع سلانہ ۔ کھاتہ نمبر ۲۱ ملک تگہ

اشتہار

بمقدمہ مندرجہ عنوان مدعا علیہم باوجود اطلاع نامہ جاری کرنے حاضر عدالت نہیں ہوئے۔ لہذا بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم واسطے تحریر بیانات و سماعت عذرات تاریخ ۱/۱۰ ۔ ۳۱ مقرر کی گئی ہے۔ کہ وہ حاضر عدالت ہوکر وجہ ظاہر کریں۔ کہ کیوں تقسیم نہ کی جائے۔ اگر تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت نہ ہونگے۔ تو کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ بعد میں کوئی عذر سماعت نہ ہوگا۔ تاریخ ۱۵/۹/۳۱

دستخط

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم

مذکورہ بالا مدعا علیہم کے نام یہ ہیں۔

(۱) خان بہادر سید سردار شاہ ولد سید حسن شاہ صاحب ذات سید گیلانی سکنہ لاہور ریلوے روڈ متصل اسلامیہ کالج منزل (۲) مبارک علی شاہ صاحب ولد خان بہادر جناب شاہ صاحب ذات سید سکنہ لاہور ریلوے روڈ حال ملازم سپرنٹنڈنٹ ٹریژری ڈیپارٹمنٹ پشاور (۳) اقبال علی شاہ صاحب ولد خان بہادر جناب شاہ صاحب ذات سید سکنہ لاہور ریلوے روڈ حال ملازم سپرنٹنڈنٹ ریونیو ڈیپارٹمنٹ راولپنڈی (۴) مہدی علیشاہ صاحب ولد خان بہادر جناب شاہ صاحب ذات سید سکنہ چک ۲۴۶ تحصیل و ضلع لائل پور (۵) یعقوب علیشاہ صاحب ولد خان بہادر سید جناب شاہ صاحب ذات سید سکنہ لاہور ریلوے روڈ متصل اسلامیہ کالج لاہور (۶) اسماعیل شاہ صاحب ولد خان بہادر جناب شاہ صاحب ذات سید سکنہ لاہور ریلوے روڈ متصل اسلامیہ کالج لاہور نابالغان بولایت مبارک علی شاہ برادر حقیقی (۷) امیر چند ولد گوردتہ رام ذات نارنگ سکنہ بھیرہ تحصیل و ضلع جھنگ (۸) کانشی رام ولد گوردتہ رام " " " " " " (۹) دیوا سنگھ " چیتن رام " " " " (۱۰) ٹھلا رام " فتح چند " " چکرا " " (۱۱) پوکر داس " گنیش " " " " (۱۲) پیسا رو " " بھمب " " (۱۳) حافظ سید محمود شاہ ولد سید حسن شاہ ذات سید گیلانی سکنہ لائل پور (۱۴) غلام عباس ولد سید بہادر شاہ " " عباس پور ضلع لائل پور

ضرورت رشتہ

ایک شریف خاندان کی تعلیم یافتہ لڑکی عمر ۱۶ سالہ کے لئے ایک شریف برسر روزگار یا صاحب جائداد احمدی مبائع رشتہ کی ضرورت ہے خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں:۔ **شیخ عبدالحکیم احمدی معرفت خانصاحب ذوالفقار علیخان سپرنٹنڈنٹ محکمہ آبکاری ریاست رامپور۔ یو۔ پی**

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کیلئے خداتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ حاملہ منگاؤ اور اس خود اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہوجاتی ہیں۔ قیمت معہ محصولڈاک ۱ع ملنے کا پتہ: **مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا**

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

تعطیلات دسہرہ کے لئے رعائت

آئندہ دسہرہ کی تعطیلات کے لئے تمام این۔ ڈبلیو۔ آر پر ۹ لغایت ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء حسب ذیل شرح پر واپسی ٹکٹ مل سکیں گے۔ جو ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء تک کارآمد ہوں گے۔ بشرطیکہ یکطرفہ سفر سو میل سے زائد ہو۔ یا ایک سو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کردیا جائے:۔

اول و دوم درجہ	۱¼ کرایہ
درمیانہ درجہ	۱½ کرایہ
تیسرا درجہ	۱¾ کرایہ

این۔ ڈبلیو۔ آر ہیڈ کوارٹرس
لاہور ۱۴ اگست ۱۹۳۱ء

چیف کمرشیل مینیجر

تلاش رشتہ

ایک شریف خاندان کی دو لڑکیاں ۱۴۔ ۱۶ سالہ انٹرنس تک تعلیم یافتہ ہیں۔ امور خانہ داری سے خوب واقف ہیں ان کے لئے برسر روزگار نوجوان کنوارے رشتہ کی ضرورت ہے:۔

ع ۔ ر ۔ معرفت: دفتر مینجر الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ۲۴ ستمبر کو اسمبلی کے اجلاس میں سر جارج شوسٹر رکن مالیات نے اس آرڈیننس کی منسوخی کا اعلان کیا۔ جس کی رو سے بنک تین دن کیلئے بند کر دئے گئے تھے۔ چنانچہ ۲۵ ستمبر سے بنکوں نے باقاعدہ کاروبار شروع کر دیا ہے۔ آپ نے کہا یہ کارروائی اس لئے کی گئی تھی۔ کہ حکومت کو تبادلہ کے متعلق اپنی بین الاقوامی پوزیشن کا اندازہ کرنے کا موقع مل جائے۔ اور اس کی ذمہ داری بنکوں پر نہیں۔ بلکہ حکومت پر ہے۔ اگر اس کی وجہ سے پبلک میں بنکوں سے روپیہ نکالنے کا رجحان پیدا ہو گیا۔ تو امپریل بنک تمام جائز مطالبات پورے کرے گا۔ اور حکومت اس کی پشت پر ہو گی۔ اگر کسی کو نوٹوں کے اجرا کرنے کے متعلق کوئی شبہ ہو۔ تو ہمارے پاس ایک ارب انتالیس کروڑ کے نوٹوں کے مقابلہ میں ایک ارب ستائیس کروڑ روپے کی چاندی کا محفوظ سرمایہ موجود ہے۔

—— حکومت ہند نے ایک اور آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے رو سے سونے یا طلائی سکہ کی فروخت امپریل بنک آف انڈیا کے صدر دفاتر واقعہ کلکتہ اور بمبئی میں عمل میں آئیگی۔ معقول شخصی یا خانگی مقاصد کے لئے کسی بنک کے پاس ۲۵ ہزار سے کم قیمت کا سونا یا طلائی سکہ فروخت کیا جا سکیگا۔ بعض ممبران نے اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے ایک قرارداد کا مسودہ تیار کیا ہے۔ جس کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا جائیگا۔ کہ طلائی سکہ کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے ہندوستانی سونے کے اس محفوظ سرمایہ کو ہاتھ نہ لگایا جائے جو ہندوستان میں ہے۔

—— مغل پورہ کالج کی ہڑتال ختم ہو گئی مسلمان طلباء اظہار معذرت کر کے داخل ہو گئے۔

—— لنڈن سے ۲۳ ستمبر کی اطلاع ہے کہ مسلم مندوبین نے وزیر اعظم اور دیگر برطانی مدبروں کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔ کہ اگر ان کے مطالبات پورا کرنے کے بغیر مرکز میں ذمہ داری عطا کرنے کے متعلق گاندھی جی کا مطالبہ منظور کیا گیا۔ تو ہم سب واک آؤٹ کر جائیں گے۔ ضروری ہے کہ پہلے مسلمانوں کے چودہ مطالبات منظور کئے جائیں۔

—— چہارشنبہ گذشتہ کو گاندھی جی نے دارالعوام میں تینوں پارٹیوں کے سامنے تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کامل آزادی کا منشا کلیتہً علیحدگی نہیں۔ اگر تحفظ ملک کی ذمہ داری ہمارے ہاتھوں میں دیدی جائے تو برطانی افسروں کو ہندوستانیوں کے ماتحت کام کرنے کی اجازت ہو گی۔

—— ۲۴ ستمبر کی شب سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے مسلم مندوبین کو دعوت طعام دی۔

—— سرخ پوشوں کی ایک جماعت نے ۲۲ ستمبر کو پشاور میں منادی کرائی ہے کہ کوئی ہندو کتب فروش قرآن کریم فروخت نہ کرے۔ ورنہ ان کی دوکانوں پر پکٹنگ کیا جائیگا۔

—— لندن کی ایک خبر سے پایا جاتا ہے کہ سر اکبر حیدری نے برار کی واپسی کے سلسلہ میں وزیر اعظم سے گفت و شنید شروع کر دی ہے۔ معلوم ہوا ہے برٹش حکومت نے دریافت کیا ہے کہ نظام گورنمنٹ حکومت ہند کو کیا معاوضہ دیگی۔

—— گول میز کانفرنس کے کام کی سست رفتاری کے متعلق بیان دیتے ہوئے سر سٹینلے بالڈون نے کہا۔ چونکہ کانفرنس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مفاہمت کرنے میں ہندوستان کی رائے عامہ کی پوری نمائندگی حاصل کی جائے۔ اس لئے کام کی رفتار میں ضروری طور پر تاخیر ہو گی۔

—— ۲۴ ستمبر کی شب بمبئی کی پولیس نے ایک مکان پر چھاپہ مارا اور مقدمہ سازش دہلی کے دو مفرور جن کی گرفتاری کے لئے انعام بھی مقرر تھا۔ گرفتار کر لئے۔

—— ۲۵ ستمبر کو گاندھی جی نے لارڈ ارون سے گفتگو کی۔ اس کے بعد لارڈ موصوف نے سر آغا خاں اور سر محمد شفیع سے گفتگو کی۔ جس کا موضوع ہندو مسلم مسئلہ تھا۔ گاندھی جی نے مسٹر جناح سے بھی گفتگو کی ہے۔

—— کنٹرولر آف کرنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ نئے سرکاری قرضہ کے تمسک جو ۵½ فیصدی سالانہ شرح سود پر جاری کئے گئے ہیں۔ ۱۰ ستمبر تک ۹ کروڑ ۷۵ لاکھ روپیہ کے فروخت ہوئے ہیں۔

—— کہا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ سونا حکومت فرانس کے قبضہ میں ہے۔ اس کا وزن ۹ سو اسّی من اور مالیت سولہ ارب اکیس کروڑ بتائی جاتی ہے۔ ہندوستان میں تیس کروڑ کا سونا موجود ہے۔

—— شرومنی اکالی دل نے اعلان کیا ہے کہ ڈسکہ کو جانے والا دوسرا جتھہ یکم اکتوبر کو زیر قیادت گیانی شیر سنگھ روانہ ہو گا۔ جس میں سو سکھ شامل ہوں گے۔

—— لندن کی اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ چین اور جاپان کے درمیان مفاہمت کے آثار مفقود ہو گئے ہیں۔ حکومت چین نے متنازعہ امور کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی کے تقرر کی تجویز منظور کر دی ہے۔ مارشل چیانگ کائی صدر نیشنل گورنمنٹ چین مستعفی ہونیوالے ہیں۔

—— شملہ سے ۲۵ ستمبر کی خبر ہے کہ ریاست کشمیر کا ملٹری سکرٹری یہاں آیا ہوا ہے۔ اور کشمیر میں قیام امن کے لئے اسمبلی کے ممبران سے امداد کے لئے کوشاں ہے۔

—— ڈسکہ میں ہندو سکھ کشیدگی کے پیش نظر حکومت نے ایک عارضی جیل خانہ تعمیر کر دیا ہے۔ اور مقدمات کی سماعت کے لئے ایک اے ڈی۔ ایم بھی مقرر کر دیا ہے۔

—— پنجاب کونسل کا آئندہ اجلاس ۲۶ نومبر کو لاہور میں ہو گا۔

—— ۲۶ ستمبر کی شام لاہور پولیس نے ڈاکٹر عالم کے مکان اور دفتر کی تلاشی لی۔ لیکن کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی۔

—— شملہ سے ۲۶ ستمبر کی خبر ہے کہ کوہاٹ کے قریب ملٹری ورکس کے ایک اوورسیر کو غیر علاقہ کے پٹھان اٹھا کر لے گئے ہیں۔ تحقیقات کی جا رہی ہے۔

—— لندن سے ۲۶ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ اب گاندھی جی مسلمانوں کے مطالبات کو کھٹائی میں ڈالنے کے لئے وہی چال چل رہے ہیں۔ جو ہندوستان میں انہوں نے چلی تھی۔ یعنی کہتے ہیں۔ کہ مسلم ڈیلیگیٹ اگر سمجھوتہ کے خواہشمند ہیں تو انہیں چاہئیے۔ ڈاکٹر انصاری کو یہاں بلائیں۔ میں صرف ایک ہی جماعت کے ساتھ سمجھوتہ کیسے کر سکتا ہوں۔

—— مولانا شوکت علی اور سر آغا خاں نے گاندھی جی کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ مسلمان کوئی ایسا سمجھوتہ منظور کرنے پر آمادہ نہیں۔ جو ۱۴ نکات کی بناء پر نہ ہو۔

—— شہر سری نگر کا کنٹرول ملٹری کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ افسر اعلیٰ کرنل سدرلینڈ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور سوائے یورپین سیاحوں کے کوئی شخص شہر سے باہر نہیں جا سکتا۔

—— معلوم ہوا ہے افغانستان اقوام کی لیگ کا ممبر بننے کی زبردست خواہش رکھتا ہے چنانچہ اس نے اپنے سفیر متعینہ لندن کو ہدایت کی ہے کہ اس بارہ میں برطانیہ اور دوسری حکومتوں کی امداد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

—— لندن ۲۳ ستمبر۔ منارٹی کمیٹی میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم نے مندوبین کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے کہا کہ اس کمیٹی کا کام جیسا مشکل ہے ویسا اہم بھی ہے۔ میں آپ مندوبین سے اپیل کرتا ہوں کہ کوئی نہ کوئی تصفیہ ضرور کرلیں۔ میں اس تجویز کو مسترد کرتا ہوں کہ حکومت ثالث کے فرائض انجام دے۔ کیونکہ اس کا فیصلہ نہایت غیر تسلی بخش ہو گا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔